

295547- حاجی عرفات سے نکلا اور مزدلفہ جائے بغیر طواف افاضہ کر لیا، یا مزدلفہ طواف افاضہ کے بعد آیا۔

## سوال

حاجی مزدلفہ جائے بغیر عرفات میں سے سیدھا طواف افاضہ کرنے پڑا اور حرام کھول دیا، پھر اس کے بعد مزدلفہ گیا تاکہ کنکریاں مار لے، تو کیا اس کا حج صحیح ہے؟

## پسندیدہ جواب

الحمد للہ :

اول :

فتھا نے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ طواف افاضہ حج کے اركان میں سے ایک رکن ہے، اور اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوگا، تاہم اس کی ادائیگی کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔

تو حنفی اور مالکی فتاویٰ میں طواف افاضہ کی ادائیگی کا وقت 10 ذوالحجہ یعنی قربانی والے دن یوم نحر کی فجر سے شروع ہوتا ہے، اس سے پہلے طواف افاضہ کوئی کر لے تو صحیح نہ ہو گا۔

جیسے کہ حنفی فقہ کی کتاب : "بدائع الصنائع" (2/132) میں ہے کہ : "طواف افاضہ کرنے کے وقت کا آغاز : دس ذوالحجہ کو فجر ثانی کے طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے، اس میں ہمارے فتاویٰ کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے، بلکہ صحیح فجر سے قبل طواف افاضہ کرنا جائز ہی نہیں ہے۔"

اور امام شافعی کا کہنا ہے کہ قربانی والے دن کی نصف رات کو طواف افاضہ کا اول وقت شروع ہو جاتا ہے۔ "ختم شد

اور مالکی فقہ کی کتاب : "بلینۃ السالک" میں ہے کہ : "طواف افاضہ کا وقت یوم الحرمہ میں طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے، اس سے قبل طواف افاضہ صحیح نہ ہوگا، بالکل ایسے ہی جس طرح حمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے قبل کسی بھی حمرے پر رمی کرنا جائز نہیں ہے۔" "ختم شد

بجھے شافعی اور حنبلی فتاویٰ میں کہ قربانی والے دن کی آدمی رات سے ہی طواف افاضہ کرنا جائز ہے۔

جیسے کہ شافعی فقیہ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں : "حمرہ عقبہ اور طواف افاضہ کا وقت قربانی والے دن کی آدمی رات سے شروع ہو جاتا ہے، لیکن اس کے لئے شرط ہے کہ اس سے پہلے وقوف عرفہ کر لیا ہو۔"

سرمنڈوانا : اگر یہ مناسک میں شامل ہو تو اس کا حکم رمی اور طواف والا ہے۔

و گرہ اس کا وقت بھی رمی اور طواف کرنے کے بعد ہی شروع ہوگا۔ "ختم شد  
لجمیع" (8/191)

خلبی فقیر ابن قدامہ رحمہ اللہ کنستے ہیں :  
"طواف افاضہ کے دو اوقات ہیں : ایک افضل وقت اور دوسرا جائز وقت :

افضل وقت : قربانی کے دن ہوتا ہے جو کہ رمی، قربانی اور سرمنڈوانے کے بعد شروع ہوتا ہے...  
جائز وقت یہ ہے کہ : قربانی والے دن کی آدمی رات سے شروع ہوتا ہے، یہی موقف امام شافعی کا بھی ہے۔

جبلہ ابو حیینہ رحمہ اللہ کنستے ہیں :  
طواف افاضہ کا اول وقت قربانی والے دن طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے، اور اس کا آخری وقت قربانی کے دن ختم ہونے تک ہے۔ "ختم شد  
المعنى" (3/226)

مندرجہ بالا تفصیلات کے مطابق : اگر اس حاجی نے آدمی رات کے بعد طواف افاضہ کیا تو شافعی اور خلبی فقیر نے کرام کے مطابق اس کا حج صحیح ہے۔

آدمی رات کا وقت پہچاننے کے لئے مغرب اور فجر کے درمیان کا کل وقت دیکھیں اور پھر اسے دو پر تقسیم کر دیں۔

اور اگر انہوں نے آدمی رات سے پہلے ہی طواف کرایا تھا تو فقیر نے کرام کے ہاں متفقہ طور پر مج مکمل نہیں ہوا، اور اسے تخلی ثانی حاصل نہیں ہوا، اس لیے اس پر ضروری ہے کہ طواف افاضہ دوبارہ سے کرے۔

دوم :

مزدلفہ میں رات گزارنا جسمور علمائے کرام کے ہاں واجب ہے، جبلہ کچھ نے یہ لکھا ہے کہ مزدلفہ میں رات گزارنا کرن کے۔

اب رات کا کتنا حصہ مزدلفہ میں گزارنا ضروری ہے، اس کے بارے میں متعدد اقوال ہیں :

"شافعی اور خلبی فقیر نے کرام کے ہاں : مزدلفہ میں آنا ضروری ہے چاہے ایک لمحے کے لئے آتے، تاہم یہ شرط ہے کہ مزدلفہ میں آمد و قوف عرفہ کے بعد رات کے دوسرے نصف حصے میں ہو، یہاں رکنا اور ٹھہرنا شرط نہیں ہے، صرف مزدلفہ سے گزارنا بھی کافی ہے۔

آدمی رات سے قبل جو شخص مزدلفہ سے نکل جائے اور پھر فجر سے قبل واپس آجائے تو اس پر کچھ نہیں ہے؛ کیونکہ اس کے فجر سے قبل واپس آنے سے واجب ادا ہو گی، اور اگر آدمی رات کے بعد واپس نا آیا اور طلوع فجر ہو گئی تو راجح موقف کے مطابق اس پر دم ہے۔

جبکہ خنبی فقیر نے کرام کے ہاں مزدلفہ میں طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک وقوف واجب ہے، اس لیے ان کے ہاں اس دورانی میں مزدلفہ میں ہونا ضروری ہے چاہے ایک لمحے کے لئے بھی کیوں نہ ہو، تاہم اگر کوئی شخص کسی عذر کی بناء پر مزدلفہ میں نہیں آتا تو اس پر کچھ نہیں ہے، یہاں عذر سے مراد یہ ہے کہ حاجی بوڑھا ہو، یا بیمار ہو، ایسے ہی بھیڑ سے خوف زدہ ہمارت بھی صاحب عذر ہے۔

اگر کوئی بغیر کسی عذر کے مزدلفہ سے آدمی رات سے قبل روانہ ہو جائے تو اس پر دم ہے۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ طلوع آفتاب سے قبل مزدلفہ واپس لوٹ جائے تو اس پر دم نہیں ہو گا۔

جبکہ مالکی فقہاء کرام کے ہاں اتنی دیر مزدلفہ میں رکھنا لازمی ہے جتنی دیر میں اونٹ کا پالان اتارا جاتا ہے، چنانچہ اگر کوئی اتنی دیر طلوع فجر تک مزدلفہ میں نہیں رہتا تو اس پر دم واجب ہے، الا کہ نہ رکنے کا کوئی عذر ہو، لہذا اگر کسی عذر کی بناء پر اتنی دیر نہیں رکا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ "ختم شد"

"الموسوعة الفقهية" (11/108)

اس بنا پر:

اگر یہ حاجی پہلے تو مزدلفہ آیا ہی نہیں اور پھر آدمی رات کے بعد اس نے طواف افاضہ کر لیا اور پھر دوبارہ آدمی رات کے بعد مزدلفہ ہجی گیا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

اور اگر طواف کے بعد مزدلفہ کسی ایسے عذر کی وجہ سے نہیں آ رکا جس کی بناء پر مزدلفہ میں رات نہ گزارنے کی بخشش پیدا ہوتی ہو، مثلاً: بیماری وغیرہ کہ اس عذر کی وجہ سے مزدلفہ میں رکنا ممکن نہ ہو تو توبہ بھی اس پر کوئی دم نہیں ہے۔

اور اگر یہ حاجی بغیر کسی عذر کے ہی مزدلفہ نہیں آیا تو اس پر دم ہے۔

خطیب شریین رحمہ اللہ "معنی المحتاج" (2/265) میں کہتے ہیں:

"جبکہ معدور افراد جن کی تفصیل آگے آئی گی، ان پر یقینی طور پر دم واجب نہیں ہے۔"

معدور افراد میں یہ لوگ بھی شامل ہیں:

جو عرفات رات کو پہنچے اور وہیں پر وقوف میں مشغول ہو گئے۔

جو عرفات سے مکہ کی جانب طواف افاضہ کے لئے روانہ ہو جائے اور مزدلفہ میں آنے کا وقت نہ ملے۔

اذرعی کہتے ہیں: یہاں وہ شخص مراد ہونا چاہیے جس کے لئے مزدلفہ بغیر مشقت کے آنا ممکن ہے تو پھر یہ واجب ہے، تاکہ دونوں واجب عمل ادا ہو جائیں۔ یہ بات بالکل واضح ہے۔

معدور افراد میں ایسی عورت بھی شامل ہے جسے حیض یا نفاس آنے کا ڈر ہے تو وہ مکہ میں طواف کے لئے جلدی روانہ ہو جاتی ہے۔ "ختم شد"  
"المجموع" (8/153)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

ایسے شخص کا کیا حکم ہے جو مزدلفہ میں رات نہ گزارے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"جو شخص مزدلفہ میں رات نہ گزارے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(فَإِذَا أَهْلَمْتُمْ مِنْ عَرْفَاتٍ فَادْكُرُوا اللَّهَ عَنْدَ الْمَشْرِقِ الْمَغَارِمِ).  
[البقرة: 198]

ترجمہ: پس جب تم عرفات سے واپس ہو تو مشرک الحرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔ [البقرة: 198] اور مشرک الحرام سے مراد مزدلفہ ہے۔

چنانچہ اگر کوئی مزدلفہ میں رات نہیں گزارتا تو وہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تافرمانی کرتا ہے؛ اس لیے بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہاں پر رات گزاری اور فرمایا:  
**(جُحَّةَ سَعْيٍ كَطْرِيقَةٍ سِكْلُهُ)** اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمزور لوگوں کے علاوہ کسی کو بھی مزدلفہ میں رات گزارنے سے رخصت نہیں دی، کمزور لوگوں کو بھی صرف اتنی رخصت دی کہ وہ رات کے آخری حصے میں مزدلفہ سے چلے جائیں۔

اس لیے اس حاجی پر علمائے کرام کے نزدیک یہ ہے کہ وہ کہ میں ایک جانور ذبح کرے اور وہ وہ میں پر فقرائے حرم میں تقسیم کیا جائے "نختم شد"  
"مجموع فتاویٰ شیخ ابن عثیمین" (23/97)

سوم:

اگر اس حاجی نے طواف افاضہ کر لیا اور پھر سر کے بال کتر و اکریا منڈو اکرا حرام کھول دیا اور سلاہ ہوا بس زیب تن کر لیا تو اس پر کچھ نہیں ہے؛ کیونکہ تخلص اول تین کاموں میں سے دو کام کرنے سے حاصل ہو جاتا ہے، وہ تین کام یہ ہیں : کھلیاں مارنا، بال کٹوانا، اور طواف افاضہ۔

چنانچہ اگر اس حاجی نے صرف طواف افاضہ کے بعد اور سر کے بال کتر و اکرے پا منڈوانے سے پہلے سلاہ ہوا بس پہنا تو اس نے ممنوع کام کا ارتکاب کیا ہے۔

امہا اگر اسے معلوم نہیں تھا، وہ جاہل تھا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

اسی طرح اگر اس نے اپنی جمالت کی وجہ سے یہ سمجھتے ہوئے خوبصورتی کر لی کہ تخلص اول حاصل ہو گیا ہے تو توبہ بھی اس پر کچھ نہیں ہے۔

واللہ اعلم